تحقیقی مجلہ ارمغانِ سرحد
جلد ۱، شمارہ ۲، جولائی تا دسمبر ۲۰۲۴ء (Vol:1, Issue:2, 2024) (Research Journal: Armaghan-e-Sarhad)
شعبہ اردو، سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور

اُردو ادب کے فروغ میں صوابی کے اہلِ قلم

The Role of Swabi's Literary Figures in the Promotion of Urdu Literature

اختر منیر
لیکچرر اُردو، شاہ زیب شہید گورنمنٹ ڈگری کالج رزڑ، صوابی

Akhtar Munir

Lecturer, Urdu, Shah Zaib, Government Degree College, Sawabi

Abstract:

Swabi, a vibrant region of Khyber Pakhtunkhwa, has made significant contributions in various fields, including the development of Urdu literature. This area possesses a rich literary heritage where both male and female writers actively participate in promoting literary traditions. The writers and poets of Swabi have creatively reflected local customs, social values, and cultural traditions in their literary works, thereby enriching Urdu literature with regional color and authenticity. This article highlights the positive role of Swabi's literary figures in preserving cultural identity and strengthening the growth and diversity of Urdu literature.

Keywords: Swabi, Urdu literature, regional color, Poets, Customs

ادب انسانی جذبات و احساسات کا فنکارانہ اظہار ہے۔ آج کے دور میں جہاں بنی نوع انسان کو سائنسی ایجادات کی ضرورت ہے وہاں ان کے جذبات اور احساسات کی ترجمانی کے لیے ادب بھی ضروری ہے۔

صوابی خیبر پختون خوا کا ایک پر رونق خطہ ہے۔ اس نے ہر میدان میں اپنا لوہا منوایا ہے۔ تمام میدانوں کی طرح یہ اُردو ادب کے ترقی میں بھی مثبت کردار ادا کر تا رہا ہے۔

کھیل ثقافتی حیثیت رکھتا ہے اور یہ زندگی کا اہم جز بھی ہیں۔ جب انسان غاروں میں رہت تھے اُس وقت سے لے کر آج تک ہر دور اور ہر معاشرے میں کھیل کود کسی نہ کسی شکل میں موجود رہے ہیں۔ جمیل یوسفزئی کھیل کے سے متعلق لکھتے ہیں:

> کھیل کود کے بغیر کوئی معاشرہ نہیں چل سکتا۔ چاہے وہ خانہ بدوش زندگی ہو یا شہری۔ چنانچہ cave men کے ہاں بھی پتھر اور لکڑی کے کھلونے بر آمد ہوئے ہیں"۔(۱)

اس سرزمین میں ادب کا بیش بہا خزینہ موجود ہے۔ یہاں اُردو ادب کے فروغ میں بھی مرد و خواتین دونوں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ صوابی کے ادیب و شعرا نے یہاں کے رسم ورواج اور تہذیب وثقافت کو اپنی تخلیقات میں میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ صوابی سے تعلق رکھنے والے کچھ اہم نام مندرجہ ذیل ہیں:

واحد شاہ آزاد:

واحد شاہ آزاد ۱۹۲۹ء کو مانکئی میں پیدا ہوئے۔ اپنے گاؤں سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور میٹرک کے امتحان سے قبل فوج میں بھرتی ہوئے۔ حوالدار کی حیثیت سے سیالکوٹ میں چارج سنبھالا۔ وہ سولہ سال کی عمر میں فوج میں بھرتی ہوئے لیکن وہ آزاد طبیعت کے مالک تھے اس وجہ سے ڈھائی سال بعد نوکری کو خیر آباد کہہ کر مئی ۱۹۴۷ کو واپس اپنے گاؤں آئے۔ اس کے علاوہ کسٹم ہاؤس میں بحیثیت سب انسپکٹر مختلف شہروں میں اپنی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۶۵ کی جنگ میں پھر بلاوا آیا اور چلے گئے۔ بعد ازاں ۱۹۷۱ء کی تباہی میں پھر جنگ پر بلا لیے گئے اور اس جنگ میں بھی شامل ہوئے۔

واحد شاہ آزاد کا ”رزمِ تنہائی“ کے نام سے اسی (۸۰) صفحات پر مشتمل ایک مختصر شعری مجموعہ شائع ہو چکا ہے۔ واحد شاہ آزاد اپنی شاعری کے بارے میں رقم کرتے ہیں:

> ”سیف صاحب کی وفات کے بعد میں نے لکھنا شروع کیا اس سے پہلے مجھے صرف ٹی وی پر اچھی غزلیں سننے کا شوق تھا۔ میں نے آج تک کسی شاعر سے اصلاح لی ہے اور نہ شاعری کی کوئی کتاب پڑھی ہے۔ گاؤں میں رہائش پذیر ہوں اُردو میں لکھتا ہوں کیونکہ پشتو کے رسم الخط میں لکھنا مشکل ہے۔“(۲)

واحد شاہ آزاد نے اپنے شعری مجموعے کا نام ”رزمِ تنہائی“ اس لیے رکھا کیونکہ اس وقت وہ تنہائی کے تکلیف دہ مراحل طے کر رہے تھے تو انہوں نے تنہائی کی شدت کو کم کرنے کے لیے لکھنے کا سہارا لیا۔ دیگر شعراء کی طرح واحد شاہ آزاد بھی یادِ ماضی سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے۔

گزرے ہوئے لمحات کو ہم یاد کریں گے
ماضی میں رہ کے حال کو برباد کریں گے(۳)

یادِ ماضی کو بھول جاتا ہوں
غمِ دوراں میں کچھ کمی تو ہو(۴)

آزادؔ کی شاعری میں زیادہ تر رومانوی احساسات ہیں۔

پیاس لگتی ہے تو ساغر کو تھام لیتا ہوں
کون پیتا ہے بھلا پوچھ کے پیمانے سے(۵)

اس مجموعے میں زیادہ تر غزلیں ہیں۔ بعض اشعار پیار و محبت کے حوالے سے بڑے خوب صورت ہیں۔

اتنے غرور سے نہ دیکھ مجھے
تیرے بغیر بھی جی لیتے ہیں(۶)

واحد شاہ واحد کی شاعری شعرائے صوابی میں رومانیت کا بھرپور حوالہ ہے۔

سید طاہر شاہ بخاری:

سید طاہر شاہ بخاری ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو صوابی کے علاقے چھوٹا لاہور میں پیدا ہوئے۔ ایف اے تک کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آرکائیوز میں بطور لائبریرین اپنی خدمات انجام دیتے رہے اور پریس انفارمیشن شعبہ میں "کاروان" کے ایڈیٹر رہے۔ انہوں نے حمزہ شینواری کی کتابوں، جبر و اختیار،، تجلیات محمدیہ، مکتوباتِ حمزہ اور خیرِ کائنات کو پشتو سے اُردو میں ترجمہ کیا اور اسے شائع کیا۔

سید طاہر شاہ بخاری نے "وحدت الوجود" کے نام سے بھی ایک کتاب لکھی اور پشتو میں عقیدتِ سفر، پیوند اور کلید معرفت کے نام سے کتابیں لکھیں۔ اس کے علاوہ ریڈیو پاکستان پشاور کے لیے فیچر اور ڈرامے بھی لکھتے رہے جن میں ڈراما "ہندارہ" نہایت مشہور ہوئی۔ اس کے علاوہ کئی کتابوں پر مقدمات اور تبصرے لکھتے رہے۔

شیر افضل افضلؔ:

صوابی سے تعلق رکھنے والا ایک اہم نام شیر افضل افضل بھی ہے جو ۱۵ نومبر ۱۹۳۳ء کو یعقوبی میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۳ء میں معلم کی حیثیت سے ملازمت کا آغاز کیا اور آخر تک یہی پیشہ اختیار کیے رکھا۔ ۱۹۹۳ء میں پرنسپل کے عہدے تک پہنچ کر ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔

شیر افضل صاحب کا شعری مجموعہ "سادہ بادہ وینا" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ جو سات ابواب پر مشتمل ہے اس مجموعے کے چھ ابواب پشتو شاعری پر مشتمل ہے اور آخری باب "مرہم و نشتر" کے نام سے اردو شاعری پر مشتمل ہے۔ اس باب میں سات غزلیں اور چودہ نظمیں ہیں۔ اُردو میں بہت کم لکھا ہے لیکن جو بھی لکھا ہے وہ پشتون روایات کی عکاسی کرتا ہے۔ اُن کی اُردو شاعری سے متعلق کرم ستار کی رائے ملاحظہ کیجیے:

"د دوی د اُردو شاعری کی د پشتو روح شامل دے دوی اُردو پختنہ کڑی دہ"(۷)

(ان کی اردو شاعری میں پشتو کی روح شامل ہے۔ انھوں نے اردو کو پُختنہ بنا دیا ہے۔)

مطلب یہ کہ اُن کی اردو شاعری میں پشتون تہذیب و ثقافت کے اثرات واضح نظر آتے ہیں۔

شیر افضل صاحب مغربی تہذیب و تمدن کو اپنی روایات کے لیے نقصان دہ قرار دیتے ہیں۔ وہ روزمرہ کی زندگی میں استعمال ہونے والے انگریزی الفاظ اور مغربی طرزِ زندگی پر طنز کرتے ہیں۔ انھیں آج کے معمولات میں اپنی اقدار اور روایات کی بڑی کمی محسوس ہوتی ہے جس کی اصل وجہ وہ انگریزی تہذیب و تمدن کا ہماری زندگی میں داخل ہونا سمجھتے ہیں۔ اس حوالے سے ان کی نظم "ماڈرن لیلیٰ کو" قابلِ ذکر ہے جس میں وہ آج کی عورت پر طنز کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" جب تُو خود ملتی ہے تو تصویر کی حاجت نہیں
جب موبائل آگیا قاصد کی منت نہیں
گھر سے کلب اچھا ہے پکچر دیکھنا بھی ہے ضرور
جب نہ ہو پکنک تو لائف کی کچھ لذت
نہیں(۸)

شیر افضل صاحب اکثر پشتو یا انگریزی کے الفاظ اُردو شعر میں استعمال کرتے ہیں۔ اُن کی شاعری میں مشرقی روایات سے محبت موجود ہے۔

سلطان فریدی:

سلطان فریدی کا نام بھی اس حوالے سے اہم ہے۔ سلطان فریدی ۲۰ مئی ۱۹۵۰ء کو زروبئ گاؤں میں پیدا ہوئے۔ سلطان فریدی صوابی کے شعرا میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ سلطان فریدی کا پہلا شعری مجموعہ "ستاروں سے آگے" غزلیات اور نظموں پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ صدائے دردناک، جمالِ مصطفیٰ، آبِ زم زم، اذانِ بلال اور گفتارِ دلبرانہ کے نام سے نعتیہ کلام پر مشتمل مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ قصیدہ بردہ شریف کا عربی سے اُردو ترجمہ کر کے جامعہ حقانیہ سے شائع کروایا ہے۔ ہندکو زبان کے مشہور شاعر سائیں احمد کے اعوان کے کلیات کو اُردو میں ترجمہ کیا جو ہندکو اکیڈمی سے شائع ہوا ہے۔ "دمِ غنیمت" کے نام سے اپنی آپ بیتی بھی تحریر کی ہے۔

سلطان فریدی کی شاعری میں حضورِ اقدس ﷺ کی شان اور بڑائی بیان ہوئی ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی زندگی ان کی شاعری کا محور و مرکز ہے۔ وہ اقبال سے گہری عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ انہوں نے اقبال کی شاعری کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے اور ان کی زمین میں طبع آزمائی کی۔ جس کی وجہ سے ڈاکٹر ضیاالله جدون اپنی کتاب "شخصیات صوابی" میں تحریر کرتے ہیں:

"میرے خیال میں سلطان فریدی صاحب ان تمام اجزائے شعر پر ملکہ تامہ رکھتے ہیں جو کسی بھی اچھے شعر کے لیے لازمی ہوں۔ الحاصل آپ کے اشعار کو پڑھ کر بے اختیار "اقبالِ صوابی" کا لقب منہ سے نکلتا ہے۔ البتہ مولانا عبدالقیوم حقانی نے آپ کو سلطان القلم کے لقب سے نوازا ہے۔"(۹)

سلطان فریدی نے اقبال کے علاوہ الطاف حسین حالؔی کی زمین میں بھی لکھنے کی کوشش کی۔ "اذانِ بلال" میں نذرِ حالی کے نام سے ایک باب شامل کیا ہے جس میں "مدوجزر اسلام" کے ایک ایک مصرعے کو لے کر تضمین کی ہے اور اسی زمین میں نعتیہ غزلیں تخلیق کی ہیں۔ تضمین کے حوالے سے پروفیسر انور جمال رقم کرتے ہیں:

> "تضمین شعری اصطلاح ہے جس سے مراد پناہ میں لینا، ضامن بنانا ہے۔ مشرقی شعریات میں اس سے مراد کسی دوسرے شاعر کا مصرعہ یا شعر اپنی نظم میں لگانا ہے۔"(۱۰)

اس کے علاوہ عبدالرحیم مروت کی انگریزی شعری کتاب Sifhat Ghayor and Other Poems کو پشتو میں ترجمہ کر کے "بیادِ صفت غیور" کے نام سے شائع کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پشتو میں بھی پانچ تصانیف شائع ہو چکی ہیں لیکن زیادہ تر اُردو میں لکھا ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ جمیل یوسفزئی، پشتون ایرانی نژاد، اشتیاق پرنٹرز اینڈ پبلشرز شیوا اڈا، ۲۰۰۷، ص ۱۹۴

۲۔ واحد شاہ آزاد، مڑ کے دیکھا تو سبھی یاد آئے، آرٹ پوائنٹ پشاور، ۲۰۰۸، ص ۴۲

۳۔ ایضاً، ص ۹۴

۴۔ ایضاً۔ ص ۶۵

۵۔ ایضا۔ ص ۶۴

۶۔ ایضا۔ ص۔ ۵۳

۷۔ شیر افضل ماسٹر، سادہ بادہ وینا، بریخنا گرافکس، شیوا اڈہ۔ ۲۰۰۵ء، ص ۲۳

۸۔ ایضا۔ ص ۲۲۳

۹۔ ضیاء اللہ جدون، "شخصیاتِ صوابی" جدون پرنٹنگ پریس، پشاور، ۲۰۱۴ء، ص ۱۵۸

۱۰۔ انور جمال، پروفیسر، "ادبی اصطلاحات" نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۲۰۱۲ء، ص ۷۶

References:

1. Jameel Yousafzai. *Pashtoon Irani Nasl*. Shewa Adda: Ishtiaq Printers and Publishers, 2007, p. 194.
2. Wahid Shah Azad. *Mur Kar Dekha To Sabhi Yaad Aaye*. Peshawar: Art Point, 2008, p. 42.
3. Ibid., p. 94.
4. Ibid., p. 65.
5. Ibid., p. 64.
6. Ibid., p. 53.
7. Sher Afzal Master. *Sada Bada Veena*. Brekhna Graphics, Shewa Adda, 2005, p. 23.
8. Ibid., p. 223.
9. Ziaullah Jadoon. *Shakhsiyat-e-Swabi*. Peshawar: Jadoon Printing Press, 2014, p. 158.
10. Anwar Jamal, Professor. *Adabi Istilahat*. Islamabad: National Book Foundation, 2012, p. 76.